واقفات نو بچیوں کی حضور انور کے ساتھ کلاس کا انعقاد

آج واقفات نو بچیوں اور واقف نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز کا پروگرام تھا۔ ان کلاسز کا انعقاد مسجد کے مردانہ ہال سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔

گیارہ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفات نو بچیوں کی کلاس میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ثمینہ ادریس نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مدیحہ اقبال نے پیش کیا۔

بعد از اں عزیزہ انیلہ احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ عمیرہ صدف احمد نے پیش کیا۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔ (مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل علیؓ بن ابی طالب)

اس کے بعد عزیزہ شازیہ انیس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں:

''حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہیے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ ہی گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اُس سے ہوسکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ جائیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں''۔

بعد از اں عزیزہ عروسہ ثمرنا گی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ۔

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد تبلیغ اور دعوت الیٰ اللہ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات اور ہدایات کے حوالہ سے مختلف عناوین پر، مختلف مضامین پیش کئے گئے۔

سب سے پہلے عزیزہ طوبیٰ احمد نے ''تبلیغ کی اہمیت وضرورت'' کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

تبلیغ کی اہمیت وضرورت

تبلیغ دراصل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا نام ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔'' (روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تبلیغ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''دعوت الی اللہ فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اگر دعوت نہ دی تو تُو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا۔ آپ کی امت بھی جواب دہ ہے اور ہم میں سے ہر ایک جواب دِہ ہے۔''

''اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بننا ہے تو پھر دعوت الیٰ اللہ ہر ایک پر ضرور فرض ہے کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اُگائیں گے اور پھر اُس کی پرورش خود کریں گے یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہو جائے۔ لہٰذا ہر احمدی جو کسی بھی جگہ دعوت الیٰ اللہ کا کام کرتا ہے اس کا کلامُ اللہ میں ذکر موجود ہے اس لئے اگر خدا کی بیان کردہ تعریف کی رو سے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بنتے ہیں تو آپ کو لازماً خدا کی راہ میں کھیتی اگانی ہوگی۔ نئے نئے روحانی وجود پیدا کرنے ہوں گے۔ یہ اتنا مشکل کام نہیں ہے۔ جو بھی اخلاص سے کرتا ہے اس کو اس کا اجر ضرور ملتا ہے۔'' (نومبر 1987ء)

نیز فرمایا: ''ایک داعی الیٰ اللہ اگر خالصۃً اللہ تعالیٰ کی محبت میں کام شروع کرتا ہے اس پر توکل کر کے کام شروع کرتا ہے تو بسا اوقات خدا اس کی ایسی ایسی حیرت انگیز راہنمائی فرماتا ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کس طرح یہ دلیل اس کے ذہن میں آئی اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے عظیم الشان غلبہ عطا کیا۔'' (28 اگست 1987ء)

آپ مزید فرماتے ہیں: ''تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو، کوئی بھی تمہارا کام ہو، دنیا کے کسی خطہ میں بس رہے ہو، کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو۔ تمہارا اوّلین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ (خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں

بعد از اں عزیزہ نبیلہ نصرت نے ''دعوت الیٰ اللہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''پس یہ باتیں ہیں، یعنی دعوت الیٰ اللہ یا تبلیغ، اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھنا، نیک اعمال بجالانا، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری کرنا، اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق ان حقوق کی ادائیگی کرنا۔ کیونکہ تبلیغ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالا جائے۔''

(خطبہ جمعہ امریکہ 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جو مقصد ہے، یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کی طرف بھی ہم نے توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو اس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہم بنیں گے۔ اور اس جہاد میں حصہ لینے والے ہوں گے جو نفس کا بھی جہاد ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا بھی جہاد ہے۔'' (خطبہ جمعہ سپین 2013ء)

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں: ''اسلام پر ہر سمت سے حملے کئے جا رہے ہیں اور اسلام کی مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے۔ اس صورت میں آپ کو اسلام کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئے...... اس مغربی معاشرہ میں جس میں آپ رہتے ہیں اپنے آپ کو روشنی کی وہ شمع بنالیں جس میں دنیاوی حرص اور دنیاوی کھیل تماشوں کا کوئی عنصر موجود نہ ہو بلکہ حقیقت میں اپنے آپ کو روحانی نور سے منور مشعلِ راہ بنالیں''۔

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''مَیں دعا کرتا ہوں کہ یہ نور آپ سب کی زندگیوں میں پیدا ہو جائے اور اگر آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ میری اور آنے والے خلفاء کی فکروں کو دور کرنے والے بن جائیں گے۔''

(خطاب بر موقع اجتماع یوکے 2011ء)

داعی الی اللہ کی خوبیاں

اس کے بعد تیسرا مضمون ''داعی الیٰ اللہ کی خوبیاں'' کے عنوان سے عزیزہ منصورہ حنا نے پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے داعی الیٰ اللہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''پس جس نے بھی داعی الیٰ اللہ بننا ہے اس کے لئے تو یہ لازم ہو جائے گا کہ پہلے خود وہ ربّ کو پائے۔ اس سے ذاتی تعلق قائم کرے...... خدا کو پانے کے بعد خدا کی طرف جو بلاتا ہے اس سے آواز میں ایک اور ہی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض خدا کی طرف بلانے والی آواز اَور ہوتی ہے اور خدا کو پا لینے کے بعد جو بلانے والی آواز ہوتی ہے وہ اَور ہوتی ہے...... پس اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو پائے بغیر اس کی طرف کسی کو نہیں بلانا چاہئے ورنہ تمہاری آواز جھوٹی اور کھوکھلی ہو جائے گی۔ اس میں طاقت نہیں رہے گی۔''

(خطبہ جمعہ 11 مارچ 1983ء)

حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے داعی الیٰ اللہ کی ایک اور صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

''دعوت میں حُسنِ خُلق کو بہت ہی دخل ہے اور جتنی آپ کے دل میں نرمی ہوگی، بنی نوع انسان کی ہمدردی ہو گی، سچائی سے پیار ہوگا، تقویٰ ہوگا، دل میں خدا کا خوف ہو گا اور اس کے علاوہ حُسنِ خلق بھی ہوگا اتنی ہی زیادہ آپ کی دعوت مؤثر اور نتیجہ خیز ہوگی۔''

(خطبہ جمعہ 19 جولائی 1985ء)

تبلیغ اور حکمت

❁ بعد ازاں چوتھا مضمون عزیزہ مناہل خان نے ''تبلیغ اور حکمت'' کے عنوان پر پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ تبلیغ کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآن کریم پڑھنے، اس کی تفاسیر کو پڑھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو، پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، ان کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ اسلام کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر بعض اعتراضات کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ ......پس حکمت سے تبلیغ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف تبلیغ میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا۔''

(خطبہ جمعہ سپین 15 اپریل 2013ء)

حضور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفات نو کو تبلیغ کرنے کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''ایک چیز تبلیغ ہے۔ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ بڑا اچھا کام کر رہی ہیں تبلیغ کر کے لیکن اگر وہ تبلیغ لڑکیوں تک ہو رہی ہے تو اچھی چیز ہے۔ وہی تبلیغ جب لڑکوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے تو وہ بعض دفعہ پھر برائی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس تبلیغ سے پھر اور مزید رابطے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اپنے گھر والوں کی اپنے خاندان والوں کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہیں۔ لڑکیاں واقفِ نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ مقام ہے، بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے ...... عورتیں عورتوں کو دعوت الی اللہ کریں۔ پمفلٹ تقسیم کریں۔ ایم ٹی اے دکھائیں۔

(واقفات نو کلاس جرمنی 20 اگست 2008ء)

تبلیغ کے لئے تعلیم کی اہمیت

اس کے بعد ''تبلیغ کے لئے تعلیم کی اہمیت'' کے عنوان پر عزیزہ ماریہ سوسن اور عزیزہ نوشابہ باجوہ نے مل کر ایک مضمون پیش کیا۔

حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ''آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کر لیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اس ملک کو سائنسدانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ اسلام کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے یہ قومیں مجبور ہوں گی پھر یہ اسلام کے خلاف کوئی بات نہ کر سکیں گے۔''

(سٹوڈنٹ میٹنگ جرمنی 2010ء)

ایک موقع پر واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور ایدکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی علم پسند فرمائے ہیں۔ ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم۔ اگر تم اتنی ہوشیار ہو کہ ڈاکٹر بن سکتی ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ۔ دوسروں کو علم پڑھانے والی بن جاؤ۔ لینگوئجز کرو جماعت کے کام آسکتی ہو۔ آرکیٹیکٹ بن جاؤ جماعت کے کام آسکتی ہو اور جرنلزم اگر تم پڑھ لو تو آرٹیکل لکھوا اخباروں میں، تبلیغ کے کام کر سکتی ہو۔ لیکن اخباروں میں نوکری کرنے کے لئے جرنلزم نہیں پڑھنا......ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تاکہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔''

(20 اگست 2008ء کلاس واقفات جرمنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے علم کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: ''جب تک کسی کھیتی کی آبیاری نہ کی جائے اس وقت تک وہ پھل نہیں دے سکتی اور پانی دینے کے دو طریق ہیں ایک دنیا میں علم کا پانی جو آپ دیتے ہیں۔ لیکن اصل پھل اس فصل کو لگتا ہے جسے آسمان کا پانی میسر آجائے۔ اور وہ آپ کے آنسوؤں کا پانی ہے جو آسمان میں تبدیل ہوتا ہے۔ اگر محض علم کا پانی دے کر آپ کھیتی کو سینچیں گے تو ہرگز توقع نہ رکھیں کہ اسے بابرکت پھل لگے گا۔ اور لازماً دعائیں کرنی پڑیں گی۔ لازماً خدا کے حضور گریہ وزاری کرنی ہوگی اس سے مدد چاہنی ہوگی۔ اور اس کے نتیجہ میں درحقیقت یہ مومن کے آنسو ہی ہوتے ہیں جو باران رحمت بنا کرتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

پس آج ہم واقفات نو پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اس مقدس فرض کی تکمیل میں گزرے جو ہمارے پیارے خدا نے ہمارے سپرد کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہمارے پیارے خلفاء ہم سے توقع کر رہے ہیں۔

❁ بعد ازاں عزیزہ عمرانہ عارف، ثناء خان، صائمہ روڈولف، ثمین ساہی، روبینہ فاروق، روبینہ طارق، عافیہ گل، زونہ طارق، ماہم خان اور نبیلہ منور نے کورس کی صورت میں درج ذیل ترانہ پڑھا۔

اپنے رہبر سے قدم ہم کو ملانے ہوں گے
اب عبادت کے معیار بڑھانے ہوں گے
ساری دنیا کو خدا پاک کا رنگ دینا ہے
اب نئے ارض و سما ہم کو بنانے ہوں گے
جو دیا ہے مولا نے سب اس کو ہی لوٹانا ہے
خود کو بیچا ہے تو اقرار نبھانے ہوں گے
سست گامی سے تو منزل نہیں ملنے والی
کھو گیا وقت تو پھر اشک بہانے ہوں گے
معاملے سیدھے، کھرے، صاف ہی رکھنے ہوں گے
اس کی درگہ میں کہاں عذر بہانے ہوں گے

....